از عدالتِ عظمیٰ

ایس۔ سووِیگرادوس

بنام

زونل مینیجر، ایف سی آئی۔

تاریخ فیصلہ: 25 جنوری 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 341(1) اور (2)، 366(2)- آئین کا شیڈول I- درج فہرست ذاتوں- عدالتوں کے پاس صدر کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کو نافذ کرنے کے علاوہ کوئی اختیار نہیں ہے- عدالتیں ایک محدود مقصد کے لیے نوٹیفکیشن پر غور کریں گی- عیسائی والدین سے پیدا ہونے والا شخص، جو اس کی پیدائش سے پہلے ہی مذہب تبدیل کر چکے تھے- اب درج فہرست ذات نہیں رہے گی- اس لیے ان کا بیٹا درج فہرست ذات ہونے کا دعوی نہیں کر سکتا- دعویٰ استقراریہ - آئینی اسکیم کی روشنی میں سول کورٹ کے پاس مقدمے کی سماعت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے— دفعہ 9 مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

قانون ملازمت:

درج فہرست ذات— فوائد اور مراعات— عیسائیت قبول کرنے کے بعد والدین سے پیدا ہونے والا شخص- اب درج فہرست ذات نہیں رہی— درج فہرست ذاتوں کو دیے گئے فوائد اور مراعات سے مستفید نہیں ہو سکتے۔

بی بساوالنگپا بنام ڈی منیچنپا، [1965] 1 ایس سی آر 316؛ بھانالال بنام ہری کشن سنگھ ودیگراں، [1965] 2 ایس سی آر 874؛ سریش کمار چودھری بنام ریاست تریپورہ ودیگراں، [1990] ضمیمہ ایس سی سی 220 اور کماری مادھوری پٹیل ودیگراں بنام ایڈیشنل کمشنر، قبائلی ترقی ودیگراں، [1994] 6 ایس سی سی 241، پر انحصار کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 27571، سال 1995۔

دوسری اپیل نمبر 270، سال 1984 میں مدراس عدالت عالیہ کے 19.7.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے ایس اے سید۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

درخواست گزار کے والدین کا ابتدائی طور پر تامل ناڈو کے ترونیل ویلی ضلع کے کٹلائی گاؤں سے تعلق رکھنے والے ذات کے لحاظ سے آدی دراوڑ اسے تعلق تھا۔مانا جاتا ہے کہ اس کی پیدائش سے پہلے ہی انہوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا۔وہ 7 مئی 1941 کو پیدا ہوئے تھے۔انہوں نے 7 مارچ 1968 کو اسسٹنٹ گریڈ-1 کے طور پر فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کی خدمت میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بعد، اس نے 14 فروری 1969 کو ایک چرچ میں عیسائی رسومات کے مطابق شادی کی تھی۔ان حقائق پر، درخواست گزار کو یہ بتانے کے لیے نوٹس دیا گیا تھا کہ درخواست گزار مستقبل میں درج فہرست ذات کے امیدواروں کو دیئے جانے والے فوائد اور مراعات کا حقدار کیسے ہو گا۔اسے چیلنج کرتے ہوئے اس نے مقدمہ دائر کیا۔اس کا معاملہ یہ ہے کہ جب وہ نابالغ تھا تب اس نے بپتسمہ لیا تھا۔بالغ بننے کے بعد، وہ آدی دراوڑ اکے طور پر جاری ہے۔اگرچہ ٹرائل کورٹ نے مقدمے کو خارج کر دیا، اپیل پر اسے الٹ دیا گیا اور ایس اے نمبر 84/270 میں، عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی۔اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اگرچہ وہ عیسائی والدین سے پیدا ہوا تھا، لیکن ان کی رضامندی سے، اس نے 14 سال کی عمر میں ہندو مذہب اختیار کر لیا اور اس طرح کے تبادلے پر، وہ آدی دراوڑ بن گیا اور اس کے نتیجے میں 'درج فہرست ذات' کا درجہ حاصل کرنے کا حقدار تھا۔اس لیے وہ درج فہرست ذات کی حیثیت کا حقدار رہے۔ آئین ہند کے آرٹیکل 366(24) نے درج فہرست ذات کی تعریف اس طرح کی ہے:

> "آرٹیکل 366 (24) درج فہرست ذات سے مراد ایسی ذاتوں، نسلوں یا قبائل یا اس طرح کی ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے کچھ حصے یا گروہ ہیں جنہیں اس آئین کے مقاصد کے لیے آرٹیکل 341 کے تحت درج فہرست ذات سمجھا جاتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آرٹیکل 341(1) بھارت کے صدر کو ریاست یا مرکز کے یونین علاقہ، یا ریاست، ضلع یا خطے کے کسی حصے کے حوالے سے ریاست کے گورنر کے ساتھ مشاورت سے، عوامی نوٹیفکیشن کے ذریعے ذاتوں، نسلوں یا قبائل یا ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے کچھ حصوں یا گروہوں کی وضاحت کرنے کا اختیار دیتا ہے جو آئین کے مقاصد کے لیے ریاست یا مرکز کے یونین علاقہ کے سلسلے میں 'درج فہرست ذات' سمجھی جائیں گی۔ ذیلی آرٹیکل (2) پارلیمنٹ کو قانون کے ذریعے شق (1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن میں مخصوص درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں کسی بھی ذات، نسل یا قبیلے یا کسی ذات، نسل یا قبیلے کے حصے کو شامل کرنے یا خارج کرنے کا اختیار دیتا ہے، لیکن جیسا کہ کہا گیا ہے اس کے علاوہ مذکورہ شق کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن میں بعد کے کسی نوٹیفکیشن کے ذریعے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں، آئینی مینڈیٹ یہ ہے کہ یہ صدر ہے جسے ریاست کے گورنر کے مشورے سے، عوامی نوٹیفکیشن کے ذریعے ذات، نسل یا قبیلہ یا ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے حصوں یا گروہوں کی وضاحت کرنے کا اختیار حاصل ہے جو آئین کے مقاصد کے لیے اس ریاست یا مرکز کے یونین علاقہ کے سلسلے میں درج فہرست ذاتوں کے طور پر سمجھے جائیں گے۔

بی بساوالنگپا بنام ڈی منیچنپّا، [1965] 1 ایس سی آر 316، آئین (درج فہرست ذات) آرڈر، 1950 میں بھووی ذات کو درج فہرست ذات کے طور پر متعین کیا گیا۔ جواب دہندہ، ذات کے لحاظ سے ایک وودار نے درج فہرست ذات بھووی کے طور پر انتخاب لڑا۔ ایک آئینی بنچ نے آرٹیکل 341 کی اسکیم کا جائزہ لیا اور اپیل کنندہ کی اس دلیل کو برقرار رکھا کہ شق (1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے حوالے سے آئین کی سخت توضیعات کے پیش نظر، کسی کے لیے بھی کسی بھی ذات کو ثبوت - زبانی یا دستاویزی کی بنیاد پر نوٹیفکیشن میں شامل کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے - اگر زیر بحث ذات کا نوٹیفکیشن کی قیود میں مخصوص ذکر نہیں ملتا ہے، تو اس لیے یہ ثبوت دینے کے لیے کھلا نہیں تھا کہ کوئی خاص ذات ایک درج فہرست ذات تھی جس کا 1950 کے حکم میں ذکر نہیں کیا گیا تھا۔

بھائیلال بنام ہری کشن سنگھ و دیگران، [1965] 2 ایس سی آر 874 میں، جس میں یہی سوال پیدا ہوا تھا، ایک اور آئینی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ آئین کے آرٹیکل 341(1) کے تحت ذاتوں، نسلوں یا قبائل کی وضاحت کرتے ہوئے، صدر کو واضح طور پر حکم میں شامل کر کے ذات، نسل یا قبیلے کے کچھ حصوں یا گروہوں کو درج فہرست ذات کے نوٹیفکیشن تک محدود کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ پوری ریاست کے سلسلے میں یا ریاست کے ان حصوں کے سلسلے میں لاگو ہو گا جہاں صدر مطمئن ہیں کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نسل، ذات یا قبیلے کی سماجی اور تعلیمی پسماندگی کا جائزہ لینے پر اس طرح کی تصریح کو جواز فراہم کرتا ہے۔

سریش کمار چودھری بنام ریاست تریپورہ و دیگراں، [1990] ضمنی، ایس سی سی 220 میں، تین ججوں کی بنچ کو اس بات پر غور کرنے کے لیے بلایا گیا تھا کہ آیا ریاست تریپورہ میں لسکر کمیونٹی ایک درج فہرست قبائل ہے یا نہیں۔ آئین کی اسکیم کی جانچ پڑتال کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگرچہ کسی خاص قبیلے یا ذات، قبائلی کمیونٹیوں میں شامل ذات / قبیلے کو تلاش کرنے کے لیے صدارتی حکم میں اندراجات کی تصدیق کے لیے ثبوت قابل قبول ہو سکتے ہیں، لیکن شواہد کی قبولیت حکم میں نافذ کردہ حدود میں محدود ہے۔ عدالت کے لیے صدارتی حکم نامے میں کوئی اضافہ یا تخفیف کرنے کا اختیار نہیں تھا۔

کماری مادھوری پٹیل و دیگراں بنام ایڈیشنل کمشنر، قبائلی ترقی و دیگراں، [1994] 6 ایس سی سی 241 میں، دو ججوں کی بنچ نے مزید غور کیا کہ کیا مہاراشٹر میں پسماندہ طبقے کولیوں کو مہادیو کولی قرار دیا جائے گا، جو مہاراشٹر میں ایک درج فہرست قبائل ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل آرڈر (امینڈمنٹ ایکٹ)، 1976 کے تحت ترمیم کے بعد، ذاتوں، قبائل یا ذیلی ذات، قبائل یا قبائلی برادری کے حصوں یا گروہوں کے اعلان کے ذریعے اس میں کوئی تخفیف یا اضافہ جائز نہیں ہے اور یہ کہ صدارتی نوٹیفکیشن، پارلیمنٹ کی ترمیم کے تابع، فیصلہ کن ہے۔

اس لیے عدالتوں کے پاس صدر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کو نافذ کرنے کے علاوہ کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ عدالت ایک محدود مقصد کے لیے دفعہ 341(1) یا 342(1) کے تحت عوامی نوٹیفکیشن پر غور کرے گی۔ صدر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن اور درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل آرڈر (امینڈمنٹ) ایکٹ، 1976 کے تحت پارلیمنٹ کے ایکٹ اور اس سے منسلک درج فہرستوں پر اس مقصد کے لیے غور کیا جا سکتا ہے کہ آیا ذات، نسل یا قبائل ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے اندر کے حصے ہیں یا گروہ آئین کے مقاصد کے لیے درج فہرست ذات ہوں گے۔ ترمیم ایکٹ، 1976 کے تحت، پارلیمنٹ نے دوبارہ آئین میں شامل کردہ نظام الاوقات کو شامل یا خارج کر دیا ہے جو اب فیصلہ کن ہیں۔ شیڈول I کا تعلق درج فہرست ذاتوں سے ہے اور شیڈول II کا تعلق درج فہرست قبائل سے ہے۔ صدر کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے تحت عیسائی درج فہرست ذات نہیں ہے۔ اس تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ درخواست گزار

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عیسائی والدین سے پیدا ہوا تھا اور اس کے والدین کو بھی اس کی پیدائش سے پہلے ہی تبدیل کر دیا گیا تھا اور اب وہ تمل ناڈو کے ترونیل ویلی ضلع کے مقصد کے لیے آدی دراوڑ نہیں رہا، جیسا کہ صدر نے مطلع کیا ہے، درخواست گزار درج فہرست ذات ہونے کا دعوی نہیں کر سکتا۔ آئینی اسکیم کی روشنی میں سول کورٹ کے پاس مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 9 کے تحت مقدمے کی سماعت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اس لیے مقدمہ برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے مقدمے کو ناقابل سماعت قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا اور مانگا گیا کوئی اعلامیہ بھی نہیں دیا۔

اس کے مطابق ایس ایل پی کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document